مرسلہ
غلام کبریا خان ترکانی
کوئٹہ

وما آتیتم من زکوٰۃ ۳۱/۳۹

جس سال میں مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ اسلام آباد کی طرف سے ماہنامہ الزکوٰۃ جاری ہوا تھا پھر صوبہ میں جاری ہوا تھا۔ اسی طرح بلوچستان کوئٹہ سے بھی محکمہ زکوٰۃ نے "الفلاح" رسالہ جاری کیا تھا۔ اس کے ایک شمارہ میں راقم کا ایک مضمون "فلاح پانے والے" بھی شائع ہوا تھا۔ آیات کے حوالہ جات میں من الزکوٰۃ کے الفاظ کے بارہ میں توجہ دلائی تھی کہ یہ قابل غور ہیں۔ جیساکہ سورہ توبہ کی آیت ۶۰ میں صدقات کے مستحقین کی آیہ مدات کا بیان ہے۔ یعنی فقرا[۱] اور مساکین[۲] اور صدقات وصول کرنے والے عاملین[۳] اور تالیف قلوب[۴] کے لیے اور غلاموں کی گردن[۵] چھڑانے اور قرضداروں[۶] کے قرضے میں اور اللہ کی راہ[۷] میں (جہاد) اور مسافروں[۸] کے لیے اللہ کی طرف سے مقرر (فریضۃً من اللہ) ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۹/۶۰ یعنی پہلے صدقات کے معارف مقرر فرمائے پھر آیت ۱۰۳ میں فرمایا ہے کہ (اے نبی) ان کے مالوں میں سے صدقہ حاصل کرو الخ ۹/۱۰۳ من اموالھم صدقۃ الخ کے الفاظ ہیں۔ لیکن سورہ الروم کی ترتیب نزول نمبر ۸۴ کی آیت ۳۹ میں جو فرمایا ہے وما آتیتھم من زکوٰۃ الخ ۳۱ یہ میں نہ کہہ سکا تھا کہ عام طور پر لوگ مروجہ نصاب کے مطابق اپنے مال سے مروجہ زکوٰۃ دیتے ہیں لیکن زکوٰۃ سے اپنے کا کیا مطلب ہے ؟ کئی تراجم و تفاسیر دیکھیں لیکن کسی میں بھی اس لفظ میں کا نہ ترجمہ اور تفسیر تھی۔ آخر کار دس سال بعد خواجہ احمدالدین امرتسری علیہ الرحمۃ کی تفسیر بیان الناس میں یہ ترجمہ مل گیا اور اس میں لکھا ہے کہ :

"نیک کمائی سے غریبوں کی مدد کرنا اصل کمائی کا موجب ہے اور یہ کام پسندیدہ الٰہی ہے ورنہ یاد رکھو سود خوری اللہ کا مقابلہ کرنا ہے) اور جو تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مالوں کی وجہ سے اس میں افزائش ہو تو وہ اللہ کے نزدیک (درحقیقت) نہیں بڑھتا اور جو تم زکوٰۃ سے دیتے ہو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو یہی لوگ اپنے مال کو دگنا کرنے والے ہیں"۔ (تفسیر بیان الناس منزل پنجم ص ۲۲۴)

اس کے ساتھ ترتیب نزول نمبروں سے بھی رہنمائی حاصل ہوئی کہ سورۃ الشمس مکی ترتیب نزول نمبر ۵۶ کی ابتدائی پانچ آیات میں پہلی آیت الم ہے میں فرمایا ہے یہ (الم) کتاب حکمت کی آیات ہیں ۳۱/۲ مومنین کے لیے ہدایت وراحت ہیں ۳۱/۳ جو صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ آخرت (نتیجہ) کا پورا یقین رکھتے ہیں ۳۱/۴ یہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں ۳۱/۵ آیت ۲ میں تلک اسم اشارہ ہے جس کا مشار الیہ الم ہے۔ پھر ان پانچ آیات کی تعریف ان آیات سے سورۃ البقرہ میں ہوئی۔ ترتیب نزول نمبر ۸۶ میں دہرایا گیا ہے۔ اس کی پہلی آیت میں الم ہے۔ دوسری آیت میں ہے کہ یہ (الم) لاریب کتاب ہے اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے ۲/۳ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۲/۴ (یعنی زکوٰۃ دیتے ہیں) اور جو ایمان رکھتے ہیں اس کے ساتھ جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا ۲/۴ یہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی کامیاب ہیں ۲/۵ اس سورۃ کی آیت ۲ ذالک اسم اشارہ ہے جس کا مشار الیہ الم ہے۔

صلوٰۃ وزکوٰۃ اور انفاق

صلوٰۃ کی تفصیل کہ کون سے وقت پر ہو اور رکعتوں کی تعداد اور ارکان کی ترتیب و اذکار کی تفصیل قرآن حکیم میں نہیں دی گئی۔ اس طرح ممارزقنٰھم ینفقون کا تعین نہیں کہ کتنا خرچ کرتے ہیں اور زکوٰۃ کا بھی کوئی تعین نہیں کہ کس نصاب سے زکوٰۃ دیتے ہیں اور سورہ مکی اور سورہ بقرہ مدنی دونوں سورتوں کی ابتدائی پانچ آیات سے یہ رہنمائی حاصل ہوتی ہے کہ زکوٰۃ وانفاق ایک ہی چیز ہے اور اسی لیے صدقات کی طرح زکوٰۃ اور انفاق کو مقرر کیا ہوا فریضۃ من اللہ نہیں فرمایا بلکہ دونوں صورتوں کی آیت میں اولئک ھم المفلحون کی سند عطا فرمائی ہے و ممارزقنٰھم ینفقون کے الفاظ ۲/۳ ۲۲/۳۵ ۴۲/۳۸ میں بھی دہرائے گئے ہیں

رزق | الرزق وہ عطیہ ہے جو جاری ہو خواہ دنیوی ہو اخروی۔ اور رزق یعنی میں آجاتا ہے اور کبھی اس چیز کو بھی رزق کہا جاتا ہے جو پیٹ میں پہنچ کر غذا بنتی ہے رزقت علماً مجھے علم عطا ہوا یعنی جو کہ مال و جاہ الاعلم ہم نے انھیں دے رکھا ہے اس میں سے صرف کرو ۲/۳ میں بھی رزق عام ہے۔ یہ ان

تینوں کو شامل ہے اور ہم نے جو تم کو پاکیزہ (روزیاں) دی ہیں کھاؤ ۲/۸ اور تمہارا رزق آسمان میں ہے ۵/۲۲ (مفردات القرآن صفحہ ۲۹۷)

یعنی قرآن حکیم میں جہاں بھی ینفقون کے الفاظ ہیں ان کا مفہوم و مطلب یہی ہے۔ اور سورۂ لقمٰن کی آیت ۴ میں ویوتون الزکوٰۃ فرمائی ہے۔ یہ بھی ینفقون میں ہے اور ان سب آیات پر سورۂ الروم کی آیت ۳۹ وما اتیتم من زکوٰۃ الخ کے الفاظ حاوی ہیں اس طرح واضح ہو جاتا ہے کہ مروجہ زکوٰۃ اور اس کا نصاب قرآن حکیم کی منشا کے مطابق ہیں۔ یہ بنو عباس کے دور کی غلط روایات ہیں اور من عند غیر اللہ ہیں۔ اس لیے مروجہ زکوٰۃ سے بچنے کے حیلے بنائے گئے اور باقاعدہ روایات میں کتاب الحیل کا ایک باب ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حیلے کرنے والوں کا یہ یقین و ایمان نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ علیم بذات الصدور ہے۔ ادارہ بلاغ البرہان لاہور سے مسئلہ زکوٰۃ پمفلٹ حاصل کر کے اس کا بغور مطالعہ کیا جائے۔

نصاب سورۂ مریم میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اپنے متعلقین کو صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے ۱۹/۵۵ یہ وضاحت کس نصاب سے زکوٰۃ دینے کا حکم کرتے تھے۔ اور آیت میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قول نقل ہے کہ مجھے حکم ہے صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا جب تک میں زندہ رہوں یہاں بھی نصاب کا ذکر نہیں اور حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان میں ہیں اور زندہ ہیں تو زکوٰۃ کس کو دیتے ہوں گے پھر سورہ الحج کی آیت الم میں فرمائی جاتی ہے کہ جو ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں تمکن دیں گے تو وہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو قائم کریں گے۔ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کریں گے اور سب کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے ۲۲/۴۱ یہاں بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کس نصاب سے زکوٰۃ دیں گے۔ پھر سورہ احزاب کی آیت ۳۳ میں نبی کی عورتوں کو حکم ہے کہ اے نبی کی عورتو صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ دیتی رہو ۳۳/۳۳۔ شاید حدیث میں وضاحت ہو کہ ازواج مطہرات اور دوسری عورتیں کس نصاب سے زکوٰۃ دیا کرتی تھیں۔